REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۶ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش | ۶ فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ باوجود دوائی دینے کے رات کو بھی نیند نہیں آئی۔ طبیعت میں بے چینی رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ لیکن جلدی واپس تشریف لے آئے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

رمضان المبارک میں درس اور نمازوں کے اوقات

رمضان المبارک میں ۱/۲ ۱ بجے نماز ظہر ہوا کرے گی۔ اور ۱/۲ ۱ بجے سے ۴ بجے تک ۱/۲ ۲ گھنٹے درس ہوا کرے گا۔ اور عصر کی نماز ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر ہوا کرے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

نئے آئین سے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے میں بڑی مدد ملے گی

"عوام سماج دشمن اور تخریب پسند عناصر سے ہوشیار رہیں" (صدر ایوب کی تقریر)

سلہٹ ۵ فروری۔ صدر ایوب نے کل سلہٹ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی اور خوشحالی کے لئے مضبوط حکومت اور پُر امن فضا کا وجود ضروری ہے۔ آپ نے عوام سے کہا کہ آپ لوگ سماج دشمن اور تخریب پسند عناصر سے خبردار رہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے فائدے کے لئے آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ آپ کے دوست نہیں ہو سکتے۔

صدر نے کہا کہ نئے آئین کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نئے آئین کا مقصد عوام کی امنگوں کو ٹھوس شکل دینا ہے آپ نے کہا نیا آئین سمجھ میں آ سکے گا اور اس پر آسانی سے عمل کیا جا سکے گا۔ اور اس سے عوام کا میعار زندگی بلند کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

آپ نے کہا کہ نئے آئین کے تحت بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو اسمبلیوں اور پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام آٹھویں آل پاکستان بین الکلیاتی (انگریزی و اردو) مباحثے

انگریزی مباحثہ میں پنجاب یونیورسٹی اور اردو مباحثہ میں ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا نے ٹرافی جیتی

ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی۔ وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۵ فروری۔ مورخہ ۳ اور ۴ فروری کی شام کو تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام علی الترتیب انگریزی اور اردو کے آٹھویں آل پاکستان بین الکلیاتی مباحثے اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوئے جن میں مغربی پاکستان کے ۱۶ کالجوں کے مقرر طلباء نے شرکت کی۔ انگریزی مباحثہ میں محمود عالم صاحب پنجاب یونیورسٹی اور اردو مباحثہ میں عطاء اللہ صاحب اسلامیہ کالج لائلپور اول قرار پائے۔ اور ان مباحثوں میں ٹرافیز علی الترتیب پنجاب یونیورسٹی اور ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا نے جیتیں۔

انگریزی مباحثہ

انگریزی مباحثہ مورخہ ۳ فروری کو سات بجے شب کالج ہال میں فضل احمد صاحب سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آغاز کار کالج کے طالب علم برکت اللہ صاحب طاہر نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں سیکرٹری کالج یونین عطاء المجیب صاحب نے مباحثہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد صاحب صدر نے بحث کے آغاز کی اجازت دی۔ زیر بحث موضوع تھا "Men are ruled by Women" تعلیم الاسلام کالج کے سید مشہود احمد شاہ صاحب نے قائد ایوان کی حیثیت سے بحث کا آغاز کرتے ہوئے زیر بحث موضوع کے حق میں تقریر کی۔ ان کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے نور محمد صاحب چانڈیہ نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے موضوع کی مخالفت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں دیگر کالجوں کے مقررین نے موضوع کی تائید اور اس کی مخالفت میں تقاریر کیں ان میں گارڈن کالج راولپنڈی، پنجاب یونیورسٹی لاہور

(باقی ص ۸ پر)

ربوہ کے موسم کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ربوہ کی نئی آبادی جو جماعت احمدیہ کا ثانوی مرکز ہے اس کی آب و ہوا میں دو باتیں خاص طور پر قابل توجہ اور قابل اصلاح ہیں کیونکہ ان باتوں کا لوگوں کی صحت پر خراب اثر پڑ رہا ہے۔

(اوّل) اس کی گرمی کی شدت اور

(دوسرے) اس کا گردا۔

ان دونوں اصلاحوں کے لئے درختوں کا اگانا بڑا مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ درختوں کی کثرت سے شہر کے سایہ دار حصہ میں اضافہ ہوتا ہے اور گرمی کی شدت میں کمی آتی ہے۔ نیز تیز ہوا کے چلنے میں روک پیدا ہو جاتی ہے اور درختوں کی آبپاشی کے نتیجہ میں لازماً گردے میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

پس اب جبکہ شجر کاری کا ہفتہ قریب آ رہا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ ربوہ میں کثرت کے ساتھ درخت لگائیں اور درخت لگانے کے بعد ان کی حفاظت اور مناسب آبپاشی کا بھی انتظام کریں تاکہ دوستوں کے ہاتھ کی محنت ضائع نہ جائے بلکہ مفید اور بار آور ثابت ہو۔

باقی رہا ڈرینج اور مچھروں کے مارنے کا انتظام اور اچھے پانی کی سپلائی۔ سو گو اس کے لئے بھی پبلک کے تعاون کی ضرورت ہے۔ مگر اس کام کی اصل ذمہ داری شہر کی کمیٹی پر ہے اور اسے اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۳-۲-۶۲

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۶ - فروری ۶۲ء

مسئلہ ارتداد کو عسکری نظام کیساتھ خلط ملط نہ کیا جائے

ہفت روزہ لاہور کی اشاعت میں "کوثر نیازی" کا مرتد کی سزا کے متعلق ایک قابل قدر مضمون شائع ہوا۔ آپ نے اس مسئلہ پر ایک ایسے زاویہ سے نظر ڈالی ہے جو قابل تعریف ہے۔ اس لئے بھی کہ جس مکتب خیال سے آپ بظاہر تعلق رکھتے ہیں اس مکتب کا فرد معتبر اس مسئلہ کے متعلق نہایت مایوسانہ نظریہ کا اظہار کر چکا ہے۔ ہم کوثر نیازی کی اس جسارت پر انہیں مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے راہنما کے نظریہ سے انحراف کیا ہے اور حقیقت کا اعتراف کرنے سے گریز نہیں کیا۔

بنیادی طور پر کوثر نیازی اور آپ کے پیشوا کے طریق فکر میں یہ فرق ہے کہ جہاں آخر الذکر نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں ارتداد کا لفظ یا اس کے مترادفات کا استعمال ہوا بالکل ترک کر دیا ہے۔ اور صرف ایک آیہ کریمہ لیکر جس کا ارتداد کے ساتھ قطعاً کوئی واسطہ نہیں "مرتد کی سزا" قرآن مجید سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کوثر نیازی نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے استدلال کی بنیاد ایسی آیات پر ہی رکھی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے پیشوا کے طرز فکر سے آزاد ہو کر صحیح نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

اس مختصر سے جائزہ میں ان تمام تفصیلات میں جانا ممکن نہیں اس بات کو واضح کرنے کے لئے ہم کوثر نیازی صاحب کے مضمون سے ایک اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

"میں نے اوپر عرض کیا تھا کہ حالتِ جنگ میں اگر کوئی مسلمان تارک الجماعت ہو جائے تو اس کی سزا قتل ہے۔ یہ بات قدرے تفصیل کی طالب ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک تو "ایمرجنسی" کی حالت ہو یا نہ ہو۔ مرتد کو قتل کیا جائے گا۔ مگر بعض اسے صرف "ایمرجنسی" کے لئے مخصوص کرتے ہیں مجھ عاجز کے نزدیک اسی مؤخر الذکر گروہ کا نقطہ نظر زیادہ قابلِ قبول ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے :-

"ان الذین آمنوا
ثم کفروا۔ ثم آمنوا
ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً
لم یکن اللہ لیغفر لھم
ولا لیھدیھم سبیلاً"
(النساء ۱۳۷)

(ترجمہ :- وہ لوگ جو ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کفر اختیار کیا۔ پھر ایمان لائے اس کے بعد پھر کافر ہو گئے اور اس میں بہت آگے بڑھ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ان کو ہدایت دے گا)

سورۃ نساء مدینہ کی جب یہ آیت نازل ہوئی تو اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی مگر دیکھیئے۔ قرآن کچھ لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے۔ پھر مرتد ہو گئے یہاں تک کہ حالتِ کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے۔

اگر مرتد کی سزا ہر حالت میں
قتل ہوتی تو مرتد ہونے کے
بعد ایمان لانے کی ان کو
مہلت ہی کہاں ملتی۔ اور
اگر مہلت مل بھی گئی تھی تو
دوبارہ مرتد ہونے کی صورت
میں سزا سے وہ کیسے بچ پاتے؟

پھر دیکھیئے کہ وہ کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے اس کے باوجود انہیں موت کی سزا نہیں سنائی جاتی۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔"

(ہفت روزہ لاہور مورخہ $\frac{1}{62}$ ۲۹ ص ۱۳)

ہم نے کوثر نیازی صاحب کے مرشد کے ایک رسالہ کے جواب میں جو انہوں نے مسئلہ ارتداد پر لکھا تھا لکھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ انہوں نے قرآن مجید کی متعلقہ آیات کو نظر انداز کر کے ایک ایسا فعل کیا ہے جس کو ہرگز عالمانہ نہیں کہا جا سکتا۔ خیر کوثر نیازی نے اپنے مرشد کی اس کوتاہی کی تلافی کر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ صحیح نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور اس مسئلہ کی حقیقت کو پا گئے ہیں۔

کوثر نیازی کے مرشد نے اپنے استدلال کا سارا بوجھ بجائے خود احادیث پر ڈالنے کی کوشش کی ہے اور ان میں بھی آپ نے یہ کمال کیا کہ ادھوری باتوں کو لیکر اپنا نظریہ پیش کیا ہے۔ کوثر نیازی نے اس بات کو بھی اپنی طرز میں واضح کر دیا ہے۔ چنانچہ اوپر کے حوالہ میں آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"میں نے اوپر عرض کیا تھا کہ حالت
جنگ میں اگر کوئی مسلمان
تارک الجماعت ہو جائے تو اسکی
سزا قتل ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس کی اصل صورت یہ ہے کہ جو شخص دینِ اسلام سے نکل کر دشمن سے مل کر اسلامی نظام سے لڑتا ہے ظاہر ہے کہ وہ صرف ارتداد کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ اس کو جو سزا ملتی ہے تو اس کے حرب باللہ ورسولہ ہونے کی وجہ سے ملتی ہے۔ ایسی سزا کو قطعاً ارتداد کی سزا نہیں کہا جا سکتا۔ یہ صرف ذہنی مغالطہ ہے۔ کوثر نیازی صاحب نے احادیث کے متعلق بھی تقریباً صحیح رائے ظاہر کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"بعض اصحاب اس سلسلہ میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"من بدل دینہ
فاقتلوہ" (جو مسلمان اپنا
دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو)

اس حدیث سے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام مرتد کو ہر حال میں قتل کی سزا دیتا ہے ہمارے نزدیک اس حدیث کا یہ مفہوم صحیح نہیں۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت ہے :-

"المارق لدینہ التارک
للجماعۃ"
(مشکوٰۃ باب القصاص)

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور جیسے جید عالم دین نے اس روایت کی روشنی میں پہلی حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ

"من بدل دینہ ای
ترک دین الاسلام و
خرج عن جماعۃ المسلمین
ای المجاھدین فاقتلوہ"

(یعنی — جس نے اپنا دین تبدیل کر لیا یعنی دینِ اسلام چھوڑ دیا اور جماعت مسلمین یعنی جماعتِ مجاہدین سے نکل گیا اس کو قتل کر دو۔"

اس کے بعد کہتے ہیں :-

"محض ارتداد موجب قتل
نہیں ہے۔ ارتداد صرف اس
حالت میں موجب قتل ہے۔ جب
مرتد شخص مسلمانوں کی بدخواہی کرنے
کو دشمن کی جماعت میں جا ملے۔"

(ہفت روزہ لاہور مورخہ $\frac{1}{62}$ ۲۹ ص ۱۳-۱۴)

ہمیں افسوس ہے کہ کوثر نیازی صاحب اس مسئلہ پر صحت مندانہ اظہار خیال کے بعد آخر میں کچھ ایسی باتیں کر گئے ہیں جن سے آپکے خیالات کے تاثر کے مشکوک ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے اور خود بھی اسی جال میں پھنستے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جو ان کے پیر و مرشد نے پھیلایا ہوا ہے اگرچہ ذرا احتیاط کے ساتھ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"امید ہے کہ ایک مناظر و مجاہد اسلام کے یہ الفاظ آپ کی تسلی کر دیں گے اور آپکو اطمینان ہو جائے گا کہ اسلام نے بعض حالتوں میں جو ارتداد کی سزا قتل مقرر کی ہے تو اسکی یہ کیا ہے؟ اصل میں لوگ اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ

اسلام دین و مذہب ہونے کے
ساتھ ساتھ ایک عسکری تنظیم بھی
ہے —!

اور عسکریت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے حلقہ بگوشوں کو خوب ڈسپلن میں رکھے سپاہیوں کو ذرا ذرا سی باتوں پر کورٹ مارشل ہوتے آپ نے نہیں دیکھا؟ اگر دیکھا ہے اور یقیناً دیکھا ہوگا تو پھر آپ اسلام سے یہ توقع کیوں کرتے ہیں کہ اس کے ہاں سے عین حالتِ جنگ میں لوگ مخالف کیمپ کے عقیدہ کو سینہ سے لگانے کے لئے نکلتے رہیں اور وہ "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" کا مصداق بنا رہے؟

آج عیسائی اپنے آپ کو بزعم خویش سب سے زیادہ روشن خیال تصور کرتے ہیں لیکن وہ یہ بھول گئے کہ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب ان کے ہاں محض کسی دوسرے مذہب کے آدمی سے شادی بیاہ کے تعلقات استوار کرنے پر موت کی سزا دے دی جایا کرتی تھی۔ ہم نہیں کہتے۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن (جلد ۶ صفحہ ۴۴۲) کی روایت ہے کہ تیرھویں صدی میں ایک عیسائی پادری نے ایک یہودی عورت سے شادی کر لی اور عیسائیت کو چھوڑ دیا۔ تو اسے ۱۷ اپریل ۱۲۳۲ء کو آکسفورڈ کے مقام پر زندہ جلا دیا گیا — عزیزمن! غیر مذاہب کے ان کارناموں کے مقابل جب مرتد کی سزا کے سلسلے میں قانونِ اسلام پر نگاہ ڈالو گے تو تمہارا دل گواہی دے گا کہ ع

"این شریعت از جہانِ دیگر است"

(ہفت روزہ لاہور مورخہ $\frac{1}{62}$ ۲۹ ص ۱۴)

یہ بات مبہم سی ہے کہ

اسلام دین و مذہب ہونے کے
ساتھ ساتھ ایک عسکری تنظیم بھی
ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام نے نہایت رواداری اور اصول حکومت سیاست اور جنگ کے لئے بھی دئیے ہیں جن کی بنیاد اسی طرح تقویٰ پر ہے جس طرح انسان کے انفرادی کردار کی بنیاد تقویٰ پر ہے اس لئے جہاں بھی مسلمان اسلام کے اصولوں

(باقی ص ۸ پر)

ماہِ رمضان کے مُبارک ایّام

تزکیہ نفوس کا ماحول

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

مبارک ماحول

چند ایام کے بعد رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ وہ بے انتہا آسمانی برکات اور انوارِ ربانیہ کا مہینہ ہے۔ جو سال میں ایک مرتبہ اپنی غیر معمولی عظمت کے ساتھ آتا ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن رمضان کے روزے بھی ہیں جو ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ رمضان اپنے تقدس اور روحانی ماحول کے پیش نظر بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم درس قرآن کریم مواعظہ حسنہ کی مختلف مجالس۔ تہجد تراویح۔ کثرت نوافل نیکی کے کاموں میں مسابقت۔ غریب پروری۔ یتامیٰ و مساکین سے مواسات کے مظاہر و مناظر عفت کا ماحول وغیرہ اس ماہ کی اہم اور امتیازی خصوصیات میں سے ہیں۔

ہاں یہ وہ لا انتہا برکات کا مہینہ ہے۔ جس میں قرآن شریف جیسا عالمگیر آسمانی مقدس صحیفہ کا نزول ہوا چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبیّنٰت من الھدیٰ والفرقان

یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول عوام الناس کے مفاد کے لئے ہوا جس میں حق و باطل کے پرکھنے کے لئے اور انسانیت کی عام راہ نمائی کے لئے امتیازی دلائل ہیں۔

اس آیت میں جہاں ہر مسلمان کو یہ امید افزا اور خوشکن پیغام دیا گیا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں قرآنی احکام اور تعلیمات تمہارے لئے مشعل راہ ہیں وہاں روئے زمین پر بسنے والے ہر شخص کو چیلنج کیا گیا ہے کہ صرف اور صرف قرآن کریم میں ہی ایسے غیر متزلزل بنیادی اور ٹھوس دلائل و حقائق موجود ہیں جن کی بناء پر قرآن کریم فرقان ہے۔

(۲)

مکارم اخلاق

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے مبارک ایام کی فضیلت میں متعدد احادیث فرمائی ہیں ہر حدیث اپنے سیاق و سباق میں الگ تشریح رکھتی ہے۔ مگر عمومی اور اصل رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں کی فضیلت ان کی بنیادی غرض اور افادی حیثیت کو مندرجہ ذیل حدیث میں اجاگر فرمایا ہے۔

من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

یعنی جس مسلمان نے ماہ رمضان کے روزوں کو ایمان کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے پورا کیا اور روزہ کے احکام پر کما حقہ عمل کیا۔ ایسے شخص کے گزشتہ گناہ اور کوتاہیاں یک قلم معاف کر دی جاتی ہیں۔

کتنا بلند مقام ہے۔ اور کتنا ہی مبارک مہینہ ہے اور نفسیاتی ہموم و غموم کا تریاق۔ مگر کن کے لئے ان کے لئے جو کما حقہ روزہ کی غرض کو سمجھتے ہوں خوشخبری اور بشارت ان کے لئے ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کو ہرگز ہرگز اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ میرا بندہ بھوکا رہے اور پیاس کی شدت کو برداشت کرے۔ اور کھانے پینے میں اپنی عادات و مرغوبات میں تبدیلی کرے۔ اس بھوک اور پیاس کا پس منظر دراصل قیام اخلاق سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کی غرض ہی محاسن اخلاق کا قیام ہے۔ فخر دو عالم فرماتے ہیں۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

یعنی میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اخلاق کی جملہ خوبیوں کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں خدا تعالےٰ نے آپکو رحمۃ للعالمین۔ اسوہ حسنہ کا لقب اس لئے دیا اور آپ انسان کامل قرار دیئے گئے۔ اخلاق کی کونسی قسم ہے جس پر آپ پورے نہیں اترتے اخلاق کی جملہ خوبیاں اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو روزوں میں موجود ہیں۔ روزہ میں انفرادی اور قومی اخلاق کی تکوین ہے اسلام کا یہ بنیادی رکن اس لحاظ سے خاص امتیاز رکھتا ہے۔

(۳)

روزہ کے بعض احکام اور ضروری مسائل

(۱) ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان کے روزے فرض ہیں لیکن اگر کوئی بیمار ہے یا مسافر ہے تو ان ایام میں روزہ نہ رکھے۔ بلکہ جس وقت وہ شفایاب ہو جائے یا سفر سے واپس لوٹے۔ تو ان ایام کی کمی کو دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے پورا کرے۔ اور بغیر کسی وجہ کے روزہ نہ رکھنے والا خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہے۔

(۲) روزہ کے لئے صبح صادق سے پہلے سحری کھائی جاتی ہے اور یہ مسنون ہے۔ اور سحری کا کھانا ضروری ہے۔ بعض لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں اور سوتے وقت کھانا کھا لیتے ہیں۔ یہ روزہ کی روح اور اساسی غرض کے خلاف ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے بھی خلاف ہے بلکہ حضور نے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے۔

فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر (مسلم)

یعنی یہود و نصاریٰ نے اور ہمارے روزے میں فرق سحری کھانے کا ہے

سحری کھانے سے جہاں روزہ کا وقت اور بھوک کی برداشت کم ہوتی ہے وہاں اس مبارک ساعت میں تہجد کی نماز پڑھنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ گھر کے بچوں میں بھی اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ از خود قے آجانے۔ تکبیر پہنے خوشبو استعمال کرنے۔ سرمہ لگانے مسواک کرنے۔ بھول کر کھانے پینے اور مالش کرنے سے روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ آفتاب غروب کے بعد افطاری میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت ہی تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ افطاری سے پہلے یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

اللّٰھم انی لک صمت و علیٰ رزقک افطرت

یعنی اے خدا میں نے تیرے حکم کی اتباع میں ہی روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق پر ہی افطار کرتا ہوں۔ کھجور اور پانی سے افطاری کرنا مسنون ہے۔ طبی لحاظ سے یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جسم انسانی کی کمزوری کے لئے کھجور جملہ وٹامنز پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ گلوکوز کی کھانڈ فوری اور نمایاں اثر دکھاتی ہے نیز پانی حلق کو تر کرنے کے علاوہ خون پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔

۵۔ روزے دار کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو وقار اور حیا کے خلاف ہو اس کی زبان مجسم سوز و گداز ہو۔ ذکر الٰہی اور نیکی کے کاموں کی طرف اس کا خیال رہے۔ گالی۔ گلوچ۔ جھگڑے۔ غیبت جھوٹ اور ہر قسم کی مکروہ حرکت سے وہ کلیتہً باز رہے۔

۶۔ دائمی بیماری یا ضعیف العمر اور جس میں روزہ رکھنے کی بالکل استطاعت نہ ہو۔ وہ ہر روز دو وقت کھانے کے برابر کسی غریب اور محتاج شخص کو قیمت ادا کرے یا کھانا کھلائے جسے اسلامی اصطلاح میں فدیہ کہا جاتا ہے۔

۷۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنی چاہیئے اور قرآنی حقائق و معارف پر غور کرنا چاہیئے۔ درس قرآن کریم میں شمولیت بھی بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۸۔ رمضان میں نماز عشاء کے بعد نماز تراویح پڑھی جاتی ہے۔ اور صبح کے وقت سحری سے پہلے نماز تہجد جس کی مسنون تعداد ۸ رکعات ہیں۔

۹۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں بیسویں تاریخ کو صبح سے بعض روزہ دار اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ اور عید کا چاند دیکھ کر اعتکاف سے اٹھتے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

جماعت احمدیہ اور تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

(۴)

۳- تیسری چیز جس کی طرف میں تربیت کے لئے توجہ دلانا چاہتا ہوں

وہ نماز اور دعا ہے

قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ نے متقین کی تعریف یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ ایمان بالغیب لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کو دیا خدا کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں گویا ایمان لانے کے بعد مومنوں کا سب سے پہلا کام نماز کو قائم کرنا بتایا گیا ہے۔

سورہ مومنون (پارہ ۱۸) کے شروع میں بھی فرماتا ہے۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون یعنی وہ مومن اپنی مراد کو پا گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اور خشوع اور خضوع سے دعائیں کرتے ہیں۔ یہاں بھی مومنوں کا سب سے پہلا قدم نمازوں میں دعائیں کرنا بتایا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر درجات کا ذکر کرتے کے بعد آخر میں ان کا سب سے بڑا درجہ یہ بیان فرمایا ہے کہ والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون یعنی وہ اپنی نمازوں کی پوری پوری محافظت کرتے ہیں اور اس میں کسی قسم کا نقص یا خرابی پیدا ہونے نہیں دیتے۔ نماز کی شرائط یہ ہیں کہ اسے پاکیزہ کپڑوں کے ساتھ ٹھیک طور پر وضو کر کے۔ مسجد میں۔ باجماعت ٹھیک وقت پر اور پوری توجہ اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے اور اس میں کبھی بھی ناغہ نہ کیا جائے۔ ان تمام شرائط کی پابندی کرنا اور کسی حالت میں بھی نماز کو ترک نہ کرنا اور نماز کو باقی سب چیزوں سے زیادہ عزیز رکھنا نمازوں کی محافظت کا مقام ہے۔ اس مقام پر نماز انسان کے لئے بمنزلہ جان کے ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

قرآن کریم میں قریباً پچاس مقامات پر نماز کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پانچ بنائے اسلام میں سے دوسری بنا قرار ارشاد فرمایا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے

اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا رسول ہے۔ دوم نماز کا اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا (یہ لفظ اقامت کا مفہوم ہے) سوم زکوٰۃ دینا۔ چہارم۔ حج پنجم رمضان کے روزے۔ ان پانچ بناؤں میں کلمہ کے بعد سب سے پہلا عمل نماز کا ادا کرنا رکھا گیا ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس کے متعلق بندہ سے حساب لیا جائے گا نماز ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کا قائم کرنا اپنے وقت پر (یعنی اس کی شرائط کے ساتھ نماز کو ادا کرنا) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اس حدیث میں بھی حضور نے سب سے پہلے نماز کا ذکر فرمایا ایک جگہ یہ بھی حضورؐ نے فرمایا۔ نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا اگر کسی کے دروازہ کے سامنے نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر کوئی میل نہ رہے گی فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سے گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اسی کے مطابق ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے

انّ الصلوٰۃ تنھیٰ
عن الفحشاء والمنکر

یعنی نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بوجھل نہیں اور اگر ان کو پتہ ہوتا کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں کیا ثواب رکھا ہے تو وہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔

ایک اور حدیث میں ہے مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ ومفتاح الصلوٰۃ الطھور (احمد) کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضوء ہے یعنی درست طور پر وضوء کر کے نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالےٰ جنت میں لے جاتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (مسلم) یعنی بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کا ترک کرنا ہے۔ گویا ایک مومن اگر نماز چھوڑ دے تو وہ کفر میں چلا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں انسان اپنے رب کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ پس اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ کیا باتیں کر رہا ہے (یعنی سمجھ کر نماز پڑھنی چاہئے) اور تم میں سے کوئی اس وقت جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں اونچی آواز سے قرآن نہ پڑھے (تاکہ ان کی توجہ میں خلل واقع نہ ہو)

نماز کی عمدہ طور پر ادائیگی کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان رکھا ہے اور فرماتے ہیں احسان یہ ہے کہ ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (بخاری) یعنی تو اللہ کی عبادت ایسے رنگ میں کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ یا اگر یہ مقام تجھے حاصل نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں انسان جو نماز ادا کرے گا وہ پوری توجہ اور پورے اخلاص کے ساتھ ہوگی۔ گویا وہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنی حاجتیں اس سے مانگ رہا ہے۔

نماز کی ان فضیلتوں کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں کے متعلق فرمایا احبّ البلاد الی اللّٰہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللّٰہ اسواقھا (مسلم) کہ شہروں میں اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ محبوب چیز ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز ان کے بازار ہیں (کیونکہ ان میں خدا تعالےٰ سے غافل کرنے والے سامان ہوتے ہیں)

نماز کیا چیز ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"نماز کیا ہے ایک دعا جو درد سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالےٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو..... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ نماز سے زیادہ خدا سے قریب کرنے والی کوئی چیز نہیں..... انسان کو چاہیئے کہ ہر مشکل، دکھ یا مصیبت کے وقت وضوء کر کے خدا تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جاوے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت اسکی آواز کو سنتا ہے اور وہ حلیم ہے اور علیم ہے اور حکیم ہے کوئی اس کے سوا یار اور مددگار نہیں..... مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا کا خیال اپنے دل میں لاوے اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے"

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔ "سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔" (کشتی نوح)

پھر فرماتے ہیں:۔ "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

پھر فرماتے ہیں:۔ "نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں میں اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو" (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز یعنی محبت سے بھرے ہوئے ذکر الٰہی کے متعلق بہت کچھ اور نہایت خوبصورت الفاظ میں جو دلوں میں اتر جاتے ہیں تحریر فرمایا ہے اختصار کے پیش نظر وہ عبارتیں یہاں نقل

(۴) چوتھی چیز جس کی ہمیں تربیت کے لئے نہایت درجہ ضرورت ہے قرآن کریم کا پڑھنا اور سمجھنا ہے

قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"سو تم ہوشیار ہو اور خدا کی تعلیم اور ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصداق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی…. قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔"

(کشتی نوح)

اس سے زیادہ خوبصورتی کے ساتھ قرآن کریم کی اہمیت اور اس کی خوبیوں اور تاثیرات کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن فی الحقیقت خدانمائی کا آئینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو بار بار مختلف طریق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور واقعات کے ساتھ ان کو واضح کیا گیا ہے اس میں ربانیات کے سارے حصول کی تفصیل دلائل کے ساتھ دی گئی ہے اور نیکیوں اور بدیوں کی تشریح . . . . . گئی ہے اور ان کے نتائج بتائے گئے ہیں آخرت اور جزا سزا کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ جس پر تمام اعمال کا مدار ہے اس کا اگر کہیں تسلی بخش بیان ہے تو قرآن میں۔ غرضیکہ قرآن ایک کامل ہدایت ہے جس کے پورے طور پر سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن ہمیں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے سارے راستے بتاتا ہے اور ان پر چلنے کے لئے ہمارے اندر بجلی کی سی حرکت پیدا کرتا ہے۔ اسکو سمجھ کر پڑھنا گویا عاجز انسان کو خدا کے ساتھ ہمکلام کر رہا ہوتا ہے۔ پس قرآن خود بھی پڑھو اور اپنی اولادوں کو بھی پڑھاؤ کہ بڑی دولت ہے۔

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھی آتی ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر کے طور پر ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قرآن کی عظمت اور شان نظر آتی ہے اور اس کے معارف اور دقائق کھلتے ہیں۔ ان میں ایک عجیب جذب ہے جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا ایک ایک لفظ زندگی بخش ہے۔ اگر کوئی تربیت کا متلاشی ہے تو وہ قرآن پڑھے اور یہ کتابیں پڑھے جو قرآن کی پاکیزہ تفسیر ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بھی معارف کا خزانہ ہیں لیکن ان کے لئے کاوش کی زیادہ ضرورت ہے۔ اگر کوئی کر سکے تو انہیں بھی تربیت کے بہترین ذرائع میں سے ایک ذریعہ پائے گا۔

(۵) پانچویں چیز جس کی ہمیں اپنی تربیت کے لئے ضرورت ہے جماعتی کاموں میں حصہ لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر اسلام کی ترقی کے لئے ایک نیا نظام قائم فرمایا ہے اس نظام کو مضبوط کرنا اور اسکے لئے قربانی کرنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو خدا کے مسیح کے ہاتھ پر جمع ہوئے ہیں۔ یہ نظام ہم سے ہر قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ نفس کی قربانی۔ نفس کی آسائشوں کی قربانی۔ عزت کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ جان کی قربانی۔ غرضیکہ ہر قسم کی قربانی وہ چاہتا ہے۔ اصل قربانی تو نفس کی قربانی یعنی اصلاح نفس ہے۔ جو انسان کے لئے حقیقی مفید چیز ہے اور جس کے بعد سب کچھ چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو یہ قربانی ادا کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو خدا کے مسیح کی جماعت نہایت ہی خوبصورت نظر آتی اور دنیا کا کوئی اور گروہ اس کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ اور یہ سلسلہ کی حقیقی خدمت ہوتی۔ اس سے کم درجہ پر مال کی قربانی ہے۔ اس زمانہ میں اسکو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس قربانی میں اپنی طاقت کے مطابق پورا حصہ لینا اور خدا کی خاطر بخل کو چھوڑ دینا اور اپنے عزیز مال کو اسکے راہ میں صرف کرنا اور سلسلہ کی مالی ضروریات کو پورا کرنا اللہ کے نزدیک خاص اجر رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کے دنیا میں پھیلانے کے کام آتا ہے بیشک وہ لوگ زیادہ خوش قسمت ہیں جو تبلیغی میدان میں براہ راست کام کر رہے ہیں لیکن وہ جو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے مالی قربانی کے ساتھ ان کے لئے سامان مہیا کرتے ہیں وہ بھی یقیناً اپنے اخلاص کے مطابق ان کے کام میں شریک ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے بعد سب سے زیادہ زور زکوٰۃ یا انفاق فی سبیل اللہ پر دیا ہے۔ شروع میں بھی نماز کے ساتھ ہی فرمایا ومما رزقنٰھم ینفقون (سورہ بقرہ آیت ۴) کہ وہ اس سے جو ہم نے ان کو دیا ہمارے رستے میں خرچ کرتے ہیں۔ بیسیوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے یہی بات مختلف پیرایوں میں بیان فرمائی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون (پارہ ۲۸ سورہ حشر آیت ۱۰) یعنی جس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے معاملہ میں نفس کی تنگی سے بچا لیا گیا۔ ایسے تمام لوگ بامراد ہو گئے ایک جگہ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم (پارہ ۳ سورہ بقرہ آیت ۲۶۹)

یعنی شیطان تم کو اس بات سے ڈراتا ہے کہ اگر تم خدا کے راستہ میں صرف کرو گے تو تنگدست ہو جاؤ گے اور تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے (یا یہ کہ وہی مال تم سے برائیوں میں صرف کرا دیتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ تم سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اگر تم اس کے راستے میں خرچ کرو گے تو وہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپ دے گا اور تم پر ہر طرح سے اپنا فضل کرے گا اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کثیر العطاء یعنی بہت دینے والا ہے اور انسانوں کی قلبی حالت کو جانتا ہے اور ان کے اخلاص کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رستے میں خرچ کرنا اس بیج کی طرح بتایا ہے جس سے سات بالیں نکلتی ہیں اور ہر ایک بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ دیتا ہے (سورہ بقرہ آیت ۲۶۲) غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے بخل کے دور ہونے کو ایمان کا ایک لازمی نتیجہ قرار دیا ہے۔ درحقیقت ایمان قربانی کا تقاضا کرتا ہے اور بخل قربانی سے روکتا ہے۔ سو سچا ایمان جو ایمان کا ثمرہ ہے اور بخل ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے :۔

"ہر ایک شخص کا صدق اسکی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے اور روح القدس کا انعام پاوے۔"

(کشتی نوح)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مشاورت کیلئے تجاویز کے سلسلے میں ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء ہو رہا ہے۔ اگر کسی دوست یا جماعت کی رائے میں کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے قابل ہو، تو معین تجویز ۱۰ فروری سنہ ۶۲ء تک مجھے بھجوا دیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مولوی حکیم اللہ دتا صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از چوہدری محمد الدین صاحب انور سرگودھا)

میرے نانا مولوی حکیم اللہ دتا صاحب ساکن درگانوالی ضلع سیالکوٹ مورخہ ۸/۱/۶۲ ربوہ میں قریباً نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹/۱/۶۲ کو بعد نماز عصر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک کے ملحقہ صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں انہیں بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے خاص قطعہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر ۱۸۹۹ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ کے علم و فضل اور نیکی اور تقویٰ کے زیر اثر آپ کے بہت بڑے خاندان جن میں آپ کے نانا صاحب بھی شامل تھے نے احمدیت قبول کی۔ آپ کے زیر اثر احمدیت قبول کرنے والے عزیزوں اور ان کی اولاد میں سے خدا تعالیٰ نے اکثر کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اور ان میں سے بعض نے سلسلہ کی خاطر زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ آپ کے دل میں سلسلہ کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے ساتھ انہیں والہانہ عشق تھا۔ اور سلسلہ حقہ کے لئے بہت غیرت رکھنے والے تھے۔ بیعت کرنے کے بعد اصلاح و ارشاد میں بہت جوش و خروش سے مصروف رہے۔ آپ کی کوشش سے نہ صرف آپ کے اعزہ و اقرباء نے احمدیت قبول کی۔ بلکہ ارد گرد کے علاقہ میں بھی احمدیت پھیلی۔ ایک لمبے عرصہ تک آپ درگانوالی کے حلقہ کی جماعتوں کے امیر رہے اور جماعتی تربیت کے فرائض خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ سلسلہ حقہ سے وابستگی اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے راستہ میں آپ کو بہت مخالفت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ جنہیں آپ صبر اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔

آپ ایک ماہر طبیب تھے اپنے پیشہ میں حصول معاش سے بڑھ کر خدمت خلق کا جذبہ کارفرما تھا۔ آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی۔ نمود اور ریا آپ میں قطعاً نہ تھی۔ آپ کا سلوک اپنے دوستوں، عزیزوں اور اولاد کے ساتھ نہایت مشفقانہ خلوص و محبت کا تھا۔ عبادت اور ذکر الٰہی سے بہت شغف تھا۔ سلسلہ کی ترقی اور اپنے لواحقین کے لئے بڑے زور و کرب سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات سے ہم ایک بہت بابرکت وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی کثرت سے نوازا۔ اس وقت آپ کے لڑکے اور لڑکیاں اور ان کی اولاد کم و بیش ۸۵ نفوس پر مشتمل ہے۔ آپ کی بیماری کے آخری ایام میں آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی اور ان کے خاوند میاں لال دین صاحب اور ان کی اولاد نے خاص طور پر بہت خدمت کی۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم دے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مخلص خادم بننے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

کتاب "سوز و ساز زندگی"

میں نے اپنی بیماری میں ہی مندرجہ بالا عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو میری تبلیغی زندگی کے تجربات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ فی الحال میں نے اس کا ایک مسودہ خلافت لائبریری میں رکھوا دیا ہے جہاں سے احباب اس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس کی اشاعت کی اجازت صدر انجمن احمدیہ کے محکمہ تالیف و تصنیف سے حاصل کر لی گئی ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد رمضان (ریٹائرڈ)
محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۶ پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر "۵۵" کے تحت شائع ہونے والے شمار نمبر ۱۶ الف میں نام کی غلطی ہو گئی ہے حسب ذیل تصحیح فرما لی جائے۔

محترمہ رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ مستری ناظر الدین صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے متعلق
ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰-۴-۶۲ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کیلئے یکم ۵-۶۲ تا ۳۰-۴-۶۵ عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۱۵-۳-۶۲ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۳-۱-۶۲ میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں

بعض جماعتیں یہ لکھدیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰-۴-۶۲ تک کے لئے تقرر کی اب منظوری دی جا رہی ہے۔ ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انتخاب کے کاغذات پر وقت پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدے کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق ساتھ ساتھ ہو اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے انتخاب کی رپورٹ مقررہ میعاد ۱۵-۳-۶۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائے۔ نیز یہ نگرانی بھی فرما دیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہو رہے ہیں

نوٹ:- جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے تصدیقی رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے۔ کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ شخصیت کے مختلف پہلو ہیں۔ جن کے متعلق احباب کے تاثرات آپ کی سوانح کی تالیف کے لئے درکار ہیں۔ مثلاً آپ ڈیرہ دون ہیڈ ہیں افسر رہے آپ ریکروٹنگ افسر۔ ناظر اصلاح و ارشاد، ناظر تعلیم و تربیت بھی رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی حفاظت کے متعلق بھی آپ نے خدمات سرانجام دی ہوں گی۔ بطور قاضی بھی کام کیا آپ کا اقارب، ہمسایوں اور شاگردوں سے (جب آپ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دیتے تھے) اور مبلغین اور ماتحت کارکنوں سے کیا سلوک تھا۔ امید ہے کسی کو ایک ایک بھی اچھی بات یاد ہو گی۔ تو وہ اس کے تحریر کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ ایک ایک پھول کے جمع کرنے سے گلدستہ بن جاتا ہے

خاکسار ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد معرفت مکرم میاں عباس احمد خان صاحب
پام ویو ۵۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور

اھل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ھیں؟
کارڈ آنے پر — مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

علاقائی امراء صاحبان اور نمائندگانِ مجلس مشاورت کی خاص توجہ کیلئے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

قسط اوّل

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں سے ساڑھے آٹھ مہینوں سے زیادہ گذر چکے ہیں۔ اور اب سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ کے قریب عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی بھی اور چندہ جلسہ سالانہ بھی تدریجی بجٹ سے بہت کم ہے اب وقت آ گیا ہے کہ تمام جماعتیں ان لازمی چندوں کے بجٹ پورے کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ اور پوری پوری کوشش کریں کہ ماہ فروری اور مارچ میں تمام بقائے وصول ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائیں۔

تمام جماعتوں کے سکرٹریان مال کو پہلے آٹھ ماہ کی وصولی کے اعداد و شمار سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج ذیل ہے اس نقشہ میں سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ۱۵ر جنوری تک کی وصولی فیصدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سال رواں کا بجٹ پورا کرنے کے لئے مختلف جماعتوں کو کتنی جدوجہد درکار ہے۔ بعض جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقایوں کی بھی بڑی رقوم واجب الادا ہیں۔ ان کی وصولی بھی ضروری ہے۔

نمائندگانِ مجلس مشاورت سے استدعا ہے کہ ان چندوں کی وصولی میں جہاں جہاں کمی ہے اسے پورا کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعت کی جدوجہد کو منظم کریں۔ اسی طرح علاقائی امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ جن جماعتوں کی وصولی غیر معمولی طور پر کم ہے ان کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور ان حالات کا جائزہ لے کر جن کی وجہ سے وہ جماعتیں پیچھے رہتی جا رہی ہیں ان کی اصلاح کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لاویں۔ تاہم سب اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔ اور کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔

ا۔ جن جماعتوں کا بجٹ بیس ہزار روپے سالانہ سے اوپر ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد (وصولی فیصدی)	چندہ جلسہ سالانہ (وصولی فیصدی)	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد (وصولی فیصدی)	چندہ جلسہ سالانہ (وصولی فیصدی)
۱	کراچی	۷۶	۷۰	۲	ربوہ (تمام محلہ جات)	۶۹	۴۹
۳	لائل پور شہر	۵۷	۴۲	۴	سرگودھا شہر	۵۰	۴۲
۵	سیالکوٹ شہر	۴۹	۴۳	۶	کوئٹہ	۵۵	۲۹
۷	لاہور (تمام حلقہ جات)	۵۰	۳۱	۸	پشاور شہر	۴۳	۳۱
۹	ڈھاکہ	۳۱	۱۸	۱۰	راولپنڈی شہر	۲۹	۶

ب۔ جن جماعتوں کا بجٹ دس ہزار سے بیس ہزار روپے تک ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	ملتان شہر	۷۳	۷۳	۲	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۷۵	۶۸
۳	گمھیانہ	۶۳	۶۱	۴	شیخوپورہ	۵۹	۶۰
۵	منٹگمری	۵۸	۶۱	۶	سول لائن (لاہور)	۵۷	۴۳
۷	گوجرانوالہ	۴۹	۴۴	۸	گجرات	۴۳	۴۷
۹	حیدرآباد	۵۰	۲۸	۱۰	اسلامیہ پارک (لاہور)	۵۰	۲۰
۱۱	گنج مغلپورہ (لاہور)	۲۹	۱۷	۱۲	کینال پارک (لاہور)	۳۵	۱۱
۱۳	کنری	۲۷	۱۱	۱۴	چاٹگانگ	۲۹	۶
۱۵	لاہور چھاؤنی	۱۵	۵	۱۶	باندھی (سندھ)	۴	۳

[redacted]

ج۔ جن جماعتوں کا بجٹ پانچ اور دس ہزار روپے کے درمیان ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۰	۵۱	۲	[illegible] دروازہ (لاہور)	۸۲	۷۳
۳	قصور	۴۶	۴۸	۴	اوکاڑہ	۵۴	۹۳
۵	بشیرآباد اسٹیٹ	۷۹	۶۶	۶	کیمبل پور	۶۰	۶۰
۷	وزیرآباد	۸۴	۶۸	۸	دارالرحمت وسطی (ربوہ)	۷۷	۲۳
۹	نیلا گنبد (لاہور)	۶۳	۳۶	۱۰	جہلم	۵۱	۴۷
۱۱	مردان	۵۴	۴۱	۱۲	اچھرہ (لاہور)	۶۷	۸
۱۳	ملتان چھاؤنی	۴۳	۴۶	۱۴	بھاٹی دروازہ (لاہور)	۴۰	[illegible]
۱۵	نوشہرہ چھاؤنی	۶۴	۴۰	۱۶	واہ کینٹ	۵۱	۸
۱۷	سنت نگر (لاہور)	۵۰	۲۲	۱۸	مزنگ (لاہور)	۵۸	[illegible]
۱۹	سلطان پورہ (لاہور)	۴۲	۲۵	۲۰	محمد آباد اسٹیٹ	۳۷	[illegible]
۲۱	محمود آباد اسٹیٹ	۲۴	۳۶	۲۲	نارائن گنج	۲۸	[illegible]
۲۳	کھاریاں	۲۵	۱۷	۲۴	رحیم یار خاں	۲۰	
۲۵	کوہاٹ	۲۶	۲	۲۶	تیج گاؤں	۲۱	
۲۷	داؤد خیل	۳۰	×				

د۔ جن جماعتوں کا بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپے تک ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	چک ۱۸ بہوڑو	۹۴	۱۰۰	۲	دارالرحمت شرقی (ربوہ)	۸۷	[illegible]
۳	گڑھی شاہو (لاہور)	۸۰	۹۴	۴	دارالنصر (ربوہ)	۸۲	
۵	بہاولنگر	۷۸	۹۰	۶	گوٹھ غلام رسول	۵۱	[illegible]
۷	انور آباد (سندھ)	۷۶	۷۴	۸	آدم پورہ	۸۰	[illegible]
۹	دارالبرکات (ربوہ)	۶۱	۸۶	۱۰	منڈی جوہرآباد	۵۷	[illegible]
۱۱	مانسہرہ	۵۷	۷۹	۱۲	ربوکے	۵۵	۵
۱۳	ڈگری	۵۰	۸۰	۱۴	چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا	۳۵	۴
۱۵	عزیز پور ڈگری	۶۷	۶۰	۱۶	بدوملہی	۶۴	۵
۱۷	چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور	۳۴	۸۴	۱۸	سکھر	۴۳	[illegible]
۱۹	ڈیرہ غازی خان	۶۶	۴۹	۲۰	گوجرہ	۳۲	[illegible]
۲۱	کریم نگر	۵۴	۵۵	۲۲	پرانی انارکلی (لاہور)	۵۲	[illegible]
۲۳	چک ۱۱۲ چھور	۵۵	۵۳	۲۴	چنیوٹ	۴۹	۸
۲۵	منڈی بہاؤالدین	۵۳	۵۳	۲۶	ڈگری گھمن	۶۳	[illegible]
۲۷	مصری شاہ (لاہور)	۵۷	۷۴	۲۸	دوالمیال	۳۸	[illegible]
۲۹	دارالصدر جنوبی (ربوہ)	۶۸	۳۱	۳۰	کرنڈی	۲۹	[illegible]
۳۱	رسالپور چھاؤنی	۶۷	۲۹	۳۲	احمد آباد اسٹیٹ	۴۶	[illegible]
۳۳	مظفر گڑھ	۵۵	۴۱	۳۴	نواب شاہ	۵۶	۴۸
۳۵	سانگلہ ہل	۳۹	۵۵	۳۶	فیکٹری ایریا (ربوہ)	۵۰	۷۵
۳۷	فورٹ سنڈیمن	۵۶	۳۷	۳۸	حسن باڈہ	۸	۴۴
۳۹	جڑانوالہ	۳۲	۵۸	۴۰	دارالصدر غربی ب (ربوہ)	۵۲	۴۸
۴۱	محمد نگر (لاہور)	۴۲	۴۷	۴۲	دارالرحمت غربی (ربوہ)	۵۹	۲۸
۴۳	لالہ موسیٰ	۳۹	۴۴	۴۴	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۴۷	۲۵
۴۵	گوجرخاں	۴۵	۳۷	۴۶	گکھڑ منڈی	۲۳	۵۹
۴۷	ناصرآباد اسٹیٹ	۴۷	۳۳	۴۸	نوکوٹ	۲۳	۵۷
۴۹	میرپور خاص	۶۲	۱۷	۵۰	چک ۳۳۴ ج ب دھیروکے	۲۳	۵۶
۵۱	عارف والہ	۳۸	۳۳	۵۲	کوہ مری	۴۱	۴۵
۵۳	دھرم پورہ (لاہور)	۵۵	۹	۵۴	احمد نگر متصل ربوہ	۲۸	۳۶
۵۵	راج گڑھ چوبرجی (لاہور)	۴۴	۱۹	۵۶	حافظ آباد	۵۱	۱۱
۵۷	موسے والا	۳۱	۳۰	۵۸	دارالصدر غربی الف (ربوہ)	۳۹	۲۰
۵۹	چک ۸۸ ج ب پسیانہ	۳۰	۲۹	۶۰	چک ۱۲۶ ج ب مراد	۲۷	۲۸
۶۱	ننکانہ صاحب	۳۸	۱۶	۶۲	نارنگ منڈی	۳۵	۱۸
۶۳	چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور	۲۶	۲۶	۶۴	کرونڈی پنڈوری	۲۸	۲۳
۶۵	ایبٹ آباد	۳۵	۱۲	۶۶	اسمٰعیل آباد ملتان	۲۸	۱۹
۶۷	پیر محل	۲۵	۲۱	۶۸	ڈسکہ	۴۱	۴
۶۹	چارسدہ	۱۳	۳۰	۷۰	تخت ہزارہ	۲۶	۱۴
۷۱	بہاولپور	۳۴	۵	۷۲	میانوالی	۱۹	۱۸
۷۳	گھنوکے ججہ	۲۶	۹	۷۴	چک ۲۶۷ ر ب گوکھووال	۱۵	۱۵
۷۵	چک ۳۴ جنوبی	۶	۱۳	۷۶	پیران غائب ملتان	۹	۴
۷۷	کھاد فیکٹری (ملتان)	×	×				

آل پاکستان بین الکلیاتی مباحثے

بقیہ صفحہ اوّل

گورنمنٹ کالج لائل پور، گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور۔ اسلامیہ کالج لائلپور، گورنمنٹ انٹر کالج بہاولپور، ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا اور گورنمنٹ کالج لاہور کے مقررین شامل تھے

اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض جناب کرامت حسین صاحب جعفری پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور، جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، جناب بشارت الرحمن صاحب پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ نے ادا فرمائے۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق محمود عالم صاحب پنجاب یونیورسٹی اوّل مظہر الاسلام گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور دوم، سید مشہود احمد صاحب ٹی۔آئی کالج ربوہ سوم اور نور محمد صاحب چانڈیہ ٹی۔آئی کالج ربوہ چہارم قرار پائے اور ٹرافی کا حقدار پنجاب یونیورسٹی کو قرار دیا گیا۔ چونکہ حسب قواعد تعلیم الاسلام کالج کے مقررین انعامات کیلئے نہیں بلکہ صرف پوزیشن کے لئے مباحثہ میں شریک ہوئے تھے اس لئے سوم اور چہارم انعامات علی الترتیب مسعود غازی صاحب گارڈن کالج راولپنڈی اور ممتاز احمد صاحب گورنمنٹ کالج لائلپور کے حصہ میں آئے جن کی پوزیشن منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق پانچویں اور چھٹی تھی۔

اُردو مباحثہ

اردو مباحثہ ۴ر فروری کو پونے آٹھ بجے شب کے قریب فضل احمد صاحب سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ ٹی آئی کالج یونین کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس مباحثہ میں موضوع زیر بحث تھا: "معاشرہ کی اصلاح قانون سے نہیں اخلاقی اقدار سے وابستہ ہے" اس میں عطاء المجیب صاحب راشد ٹی۔آئی کالج ربوہ نے قائد ایوان کی حیثیت سے موضوع کے حق میں تقریر کر کے بحث کا آغاز کیا اور محمد افضل صاحب مبشر ٹی آئی کالج ربوہ نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے پہلی جوابی تقریر کی بعد ازاں دیگر کالجوں کے مہمان مقررین نے موضوع کی تائید اور اس کی مخالفت میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں گورنمنٹ کالج لائلپور۔ ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا، اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور، گورنمنٹ کالج لاہور، تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں، ایگریکلچر کالج لائلپور، یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور، اسلامیہ کالج لائلپور، اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور، گورنمنٹ کالج بہاولپور، گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور، اسلامیہ کالج گوجرانوالہ، گورنمنٹ کالج منٹگمری، گورنمنٹ انٹر کالج جہلم اور گورنمنٹ کالج کوئٹہ کے مقررین شامل تھے۔

اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا، جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن اور جناب بشیر محمد صاحب اختر مدیر ہفت روزہ "قندیل" لاہور نے ادا فرمائے۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق عطاء اللہ صاحب اسلامیہ کالج لائلپور اوّل، محمد افضل صاحب مبشر ٹی آئی کالج ربوہ دوم اور عطاء المجیب صاحب ٹی آئی کالج ربوہ سوم قرار پائے۔ چونکہ حسب قواعد تعلیم الاسلام کالج کے مقررین انعام کے لئے نہیں بلکہ صرف پوزیشن کے لئے مباحثہ میں شریک تھے اس لئے ان کی بجائے ان سے اگلی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ اختر حسین صاحب ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا اور ریاض احمد صاحب پوسوال گورنمنٹ کالج منٹگمری کو علی الترتیب دوم اور سوم انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور ٹرافی ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا کے حصہ میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ کی طرف سے مقرر کردہ "انعام تشفی" خود محترم پرنسپل صاحب کے فیصلے کے مطابق ارشاد احمد صاحب انٹر کالج جہلم کے حصہ میں آیا۔

مباحثہ کے اختتام پر محترم ڈاکٹر زبیڈ اے ہاشمی وائس چانسلر زراعتی یونیورسٹی لائلپور نے کامیاب ٹیموں اور مقررین میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ان مباحثوں میں مقامی احباب کے علاوہ سرگودھا اور لائلپور کے متعدد کالجوں کے بعض پروفیسر صاحبان نے بھی شرکت فرمائی۔ اردو مباحثہ میں کمانڈر آغا عبداللطیف صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور بھی تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے تمام وقت موجود رہ کر یہ مباحثہ سنا۔

استقبالیہ تقاریب

۴ر فروری کو اس موقعہ پر متعدد استقبالیہ تقاریب کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ اس روز دوپہر کو جملہ مہمان مقررین اور بعض دیگر احباب نے اس دعوت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا جو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ترتیب دی گئی تھی۔ سہ پہر کو جامعہ احمدیہ ربوہ نے جملہ مہمان مقررین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی اور شام کو انہوں نے کالج کے

لیڈر بقیہ ۲

کے مطابق حکومت چلائیں گے لازمی ہے کہ وہ ریاست کی حفاظت کے لئے معقول ذرائع اختیار کریں۔ اگر کوئی اسلامی حکومت جنگ کے دوران بغاوت کرنے والے کو جو ساتھ ہی اسلام سے بھی پھر جاتا ہے سزا دیتی ہے تو وہ سزا قطعاً ارتداد کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ بغاوت یا حربی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو ارتداد کی سزا کہنا ہی سراسر غلط ہے۔ اوپر کے حوالہ میں کوثر نیازی صاحب نے یہ وضاحت ایسے گول مول طریقے سے کی ہے کہ شک ہونے لگتا ہے کہ اسلام میں بعض صورتوں میں ارتداد کی سزا قتل بھی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے الٹ ہے حربی مرتد کو قطعاً ارتداد کی سزا نہیں دی جاتی بلکہ بغاوت کی سزا دی جاتی ہے جو تمام دنیا کی حکومتوں کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی حکومت محفوظ نہیں رہ سکتی۔

آخر میں ہم اپیل کرتے ہیں کہ ارتداد کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے جو غلط مبحث کیا جاتا ہے اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ غیر مسلموں کو ہماری نادانی کی وجہ سے اسلام پر جو اعتراض ہے وہ یہ نہیں ہے کہ اسلامی حکومت باغی مرتد کو قتل کرواتی ہے۔ بلکہ ان کا اعتراض یہ ہے کہ اسلام تبدیلی مذہب کی سزا قتل تجویز کرتا ہے یہ سراسر غلط ہے۔ افسوس ہے کہ اس خلط مبحث کی وجہ سے نہ صرف غیر مسلموں کو اعتراض کا موقع ملتا ہے بلکہ خود بعض مسلمان اہل علم حضرات بھی سخت مغالطہ میں پڑ گئے ہوئے ہیں جس سے معترضین کو ایک گونہ تقویت مل رہی ہے اور وہ انہی لوگوں کے بے احتیاط اقوال کی وجہ سے اسلام کو تلوار کا مرہون منت بنا بنا کر دنیا کے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مسئلہ ارتداد پر بحث کرتے وقت "عسکریت" کو اسلام کے ساتھ ضم نہ کیا جائے بلکہ خالص ارتداد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے۔ اس زمانہ میں خاص طور پر یہ نہایت ضروری ہے کہ اس فرق کو ملحوظ رکھا جائے۔ یہ زمانہ اشاعت اسلام کی تکمیل کا زمانہ ہے اور ایسی باتوں سے جو صحیح بھی نہیں ہیں۔ اچھالنا کسی طرح مناسب نہیں ہے چاہیئے کہ اسلام کو بطور ایک علمی دین کے پیش کیا جائے جیسا کہ وہ ہے۔ فوجی یا عسکری فروعی مسئلہ کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے سوا اس کے کہ اس کی وجہ سے جو غلط مبحث ہو چکا ہے اس کو واضح کیا جائے۔

ماہ رمضان کے مبارک ایام

بقیہ ۳

ہیں۔ یہ اعتکاف سنت ہے۔

(۱) معتکف کو اعتکاف کی حالت میں اپنے اوپر ایک خاص حالت وارد کرنی پڑتی ہے۔ ہر وقت قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہے یاد الٰہی میں منہمک ہو۔ ہر لغو اور فضول امر سے پرہیز کرے۔ مسجد سے باہر ہرگز نہ جائے سوائے عذر شرعی کے یعنی قضاء حاجت کے لئے

الغرض یہ مبارک مہینہ وصال ربانی کا مہینہ ہے اور ہر مسلمان کے لئے اپنے تقدس فضائل اور بعض مخصوص مسائل کی بناء پر موسم بہار کا رنگ رکھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان مبارک ایام میں اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر کے خدا اور اسکے رسول کی رضاء کو حاصل کرتے ہیں۔

ضروری اعلان متعلق انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

آئندہ سہ سالہ میعاد (از ۶۲/۵/۱ تا ۶۵/۴/۳۰) کے لئے انتخابات موصول ہو رہے ہیں مگر وہ اکثر نامکمل ہوتے ہیں۔ لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں:۔

۱۔ منتخب شدہ احباب میں سے جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں۔

۲۔ غیر موصی عہدیداران کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق بھی رپورٹ انتخاب کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

۳۔ رپورٹ انتخاب پر ایسے احباب کی تصدیق بھی ہو جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴